



سوال

(197) ذکر کا یہ طریقہ خلاف سنت ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ مسمیٰ عیسیٰ جبریل یہ خواہش رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ نازل فرمایا ہے اس کا زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرے اور وہ گزارش کرتا ہے کہ اسے بتایا جائے کہ وہ وظیفہ جو تیجانی سلسلہ کے لوگ کرتے ہیں درست ہے یا نہیں؟ اور کیا سلسلہ تیجانیہ خود بھی صحیح ہے یا نہیں؟ کیونکہ اس نے اسلامی مدارس کے بہت سے افراد کو اس کی مخالفت کرتے سنا ہے۔ تیجانی لوگ یہ وظیفہ مغرب کی نماز کے بعد کرتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ مسجد میں ایک سفید کپڑا پھالیتے ہیں اور اس کے ارد گرد بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر سو دفعہ لا الہ الا اللہ اور دوسرے دو کلمات پڑھتے ہیں۔ گزارش ہے کہ حق واضح کر کے سائل کی مدد فرمائی جائے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شریعت اسلامیہ نے اللہ تعالیٰ کے ذکر کی بہت ترغیب دلائی ہے اور بتایا ہے کہ یہ دلوں کی زندگی اطمینان قلب اور شرح صدر کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ذُكِّرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۚ وَسَبِّحُوا بُحْرَةً وَأَصِيلًا (الاحزاب ۳۳-۳۲)

”اے اہل ایمان! اللہ کو بہت زیادہ یاد کیا کرو اور صبح و شام اس کی پاکیزگی بیان کیا کرو۔“

اور فرمایا:

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ (الرعد ۲۸)

”اللہ انہیں ہدایت دیتا ہے (جو ایمان لائے اور ان کے دلوں کو اللہ کی یاد سے اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ یاد رکھو! اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔“

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(مِثْلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مِثْلَ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ)



”اللہ کی یاد کرنے والے اور اللہ کو یاد نہ کرنے کی مثال ایسے ہے جیسے زندہ اور مردہ۔“ [1]

اسی طرح قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں ذکر اللہ کا حکم اور اس کی ترغیب بالاحمال بھی وارد ہے اور تفصیل سے بھی۔ چنانچہ قرآن مجید نے وضاحت کی ہے کہ دل سے اللہ کا ذکر اس طرح ہوتا ہے کہ اس کی عظمت، اہمیت، شان اور وقار کا احساس کیا جائے، اس سے خوف اور اس کی طرح دل کی توبہ اور رغبت ہو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر اس سے ڈرتے ہوئے، پوشیدہ طور پر، آواز بلند نہ کیے بغیر دن کے ابتدائی اور آخری حصے میں ہونا چاہئے اور اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ نماز اس کا سب سے عظیم ذکر ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

حَفِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوَسْطَىٰ وَتُؤْمِرُوا لِلْفَتَنِ ۚ فَإِنْ فَخْتُمْ فَرَجَالًا أَوْ زُرْبَانًا فَإِذَا أَنْفَعْتُمْ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ إِنَّا عَلَّمَكُم تِلْمًا تَتَكُونُوا تَعْلَمُونَ (البقرة ۲۳۸-۲۳۹)

”نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی (زیادہ خیال سے حفاظت کرو) اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی و ادب سے کھڑے ہوا کرو۔ پھر اگر تمہیں (دشمن کے حملے کا) خطرہ ہو تو پیدل چلتے ہوئے یا سواری پر (نماز پڑھ لو،) پھر جب تمہیں امن حاصل ہو جائے (اور خطرہ دور ہو جائے) تو اللہ کو یاد کرو جس طرح اس نے تمہیں سکھایا ہے جو کچھ تمہیں معلوم نہیں تھا۔“

مزید ارشاد گرامی ہے:

فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَادْكُرُوا اللَّهَ تَعْبَادًا عَلَىٰ جُؤْبَحِكُمْ فَإِذَا طَأْتُمُ فَاقِيمُوا الصَّلَاةَ (النساء ۴-۱۰۳)

”پھر جب تم (نماز خوف کے طریقے پر) نماز ادا کر چکو تو کھڑے، بیٹھے یا پہلویٹے ہوئے (بہر حال میں) اللہ کو یاد کرو۔ پھر جب تمہیں اطمینان حاصل ہو جائے تو (حسب معمول) نماز قائم کرو۔“

نماز میں تلاوت بھی ہے، تکبیر و تحلیل بھی، تسبیح تحمید بھی ہے اور دعا بھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَادْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ (الاعراف، ۲۰۵)

”اپنے رب کو صبح و شام عاجزی اور خوف کے ساتھ بلند آواز نہ کیے بغیر آہستہ آہستہ اپنے دل میں یاد کرو غافلوں میں سے نہ ہو جانا۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور عمل سے اذکار کی قسمیں، اوقات اور کیفیات معلوم ہوتی ہیں۔ چنانچہ احادیث میں صبح اور شام کے اذکار، مشکل اور مصیبت کے موقع کے لئے اذکار، سونے اور جگنے کے وقت، سفر اور واپسی کے وقت کے اذکار اور اسی طرح دیگر بہت سے اذکار اور دعائیں ہیں۔ ان دعاؤں کے الفاظ اور کیفیات کا بھی تعین کر دیا گیا ہے۔ مثلاً جس حدیث میں ان سات افراد کا ذکر ہے جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سامنے میں جگہ دے گا جس دن اس کے سامنے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، اس حدیث میں ان سات افراد میں سے ایک شخص وہ بھی ہے جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ لہذا جو شخص قرآن و سنت میں مذکور ذکر کی قسمیوں اور اوقات و کیفیات کے مطابق اللہ کا ذکر کرتا ہے اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی کی اتباع کی اور وہ اجر و ثواب کا بھی مستحق ہو گیا۔ اس کے برعکس جو شخص مسنون اذکار کے الفاظ میں کسی پیشی یا تغیر و تبدل کرتا ہے، یا اس کی کیفیت اور طریقے میں رد و بدل کرتا ہے، یا ایسی کیفیات کی پابندی کرتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائیں اور مطلق کو مقید یا مقید کو مطلق کر دیتا ہے اور ذکر میں ایسا طریقہ لازم کر لیتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ یا صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین و تبع تابعین کے مبارک زمانوں میں رائج نہیں تھا، وہ غلط کام کرتا ہے اور بدعت پر عمل پیرا ہے، لہذا وہ اجر و ثواب سے محروم رہے گا اور ان لوگوں میں شامل ہو جائے گا جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان کی سعی و کوشش رائیگاں ہو گئی اور وہ سمجھ رہے ہیں کہ وہ لہجہ کام کر رہے ہیں۔ انہی غیر شرعی پابندیوں میں سے تیجانیہ وغیرہ اصحاب طریقت کا یہ رواج ہے کہ وہ نماز مغرب کے بعد سفید کپڑا پہنچا کر اس کے گرد بیٹھ جاتے ہیں اور اللہ و اللہ وغیرہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ذکر کرنا ایک شرعی عمل ہے اور لا الہ الا اللہ تمام انبیاء کا افضل ترین ذکر ہے۔ لہذا یہ ذکر انتہائی فضیلت کا حامل ہے لیکن سفید کپڑا پہنچانے اور اس کے ارد گرد جمع ہونے اور مغرب کے بعد وقت خاص کرنے کی پابندی اور اجتماعی طور پر یہ ذکر کرنا، یہی کام بدعت



ہیں جو لوگوں نے خود لہجہ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پابندیاں نہیں لگائیں۔ لہذا عمل وہ ہوتا ہے جس میں سنت کی پیروی ہو اور بدترین عمل وہ ہے جو لہجہ بندہ ہو۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ خُلَفَائِي الرَّاشِدِينَ مِنْ بَعْدِي وَإِيَّاكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحَدَّثَةٍ بَدْعَةٌ)

”میرے طریقے اور میرے بعد آنے والے خلفائے راشدین کے طریقے کا التزام کرو اور (دین میں) نئے نئے کاموں سے بچو۔ کیونکہ (دین میں) لہجہ دیکھا گیا ہوا) ہر نیا کام بدعت ہے۔“

نیز فرمایا:

(مَنْ أَحَدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)

”جس نے ہمارے اس کام (دین) میں ایسی چیز لہجہ کی جو اس میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔“

اس قسم کی بدعت کی ایک اور مثال یہ ہے کہ بعض لوگ نماز فجر سے پہلے یا بعد یا عشاء کے بعد ایسے وظیفے پڑھنے کے لئے جمع ہوتے ہیں جو انہوں نے خود ہی گھڑے ہیں۔ یا ایسی مکروہ کیفیات اور سہتال کے ساتھ ذکر کرتے ہیں کہ وہ ذکر سے زیادہ ایک کھیل یا ڈرامہ محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح لفظ ”حو“ یا ”آہ“ کے ساتھ ذکر کرنا بھی غلط ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے نہیں۔ پہلا لفظ تو ضمیر غائب کا صیغہ ہے اور دوسرا تکلیف کے موقع پر منہ سے نکلنے والا لفظ ہے۔ انہیں بطور ذکر پڑھنا ایک بری بدعت ہے۔

وَاللَّهُ التَّوْفِيقُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اللبیۃ الدائمة۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عقیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۲۱۳۹)

[1] صحیح بخاری حدیث نمبر: ۶۳۰۷۔ صحیح مسلم حدیث نمبر: ۷۷۹۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 204

محدث فتویٰ